فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح جائز نہیں۔ بہن کی حقیقی اولاد میں نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد بہنوں کی صلبی اولاد بھی ہے اور ان کی اولادوں کی اولادیں بھی ہیں۔

سوال: ماں کی علاتی یا اخیافی بہن سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماں کی حقیقی (جو ایک ماں باپ سے ہوں)، علاتی (جن کا باپ ایک ہو) اور اخیافی (جن کی ماں ایک ہو) بہن سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَخَالَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری خالائیں (بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

یہاں تمام خالائیں مراد ہیں۔

سوال: حقیقی بھتیجے کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

بھائی کی صلبی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔ لہٰذا جس طرح بھتیجی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح بھتیجے کی بیٹی سے نکاح بھی حرام ہے۔

(سوال): علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح حرام ہے۔ یہ حرام رشتوں میں شامل ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔ نیز بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اسی حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

(سوال): ایک شوہر سے لڑکا ہو اور دوسرے شوہر سے لڑکی ہو، کیا ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب): یہ اخیافی بہن بھائی ہیں، جن کے والد مختلف ہیں، مگر ماں ایک ہے، ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بہنوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں سے مراد تمام بہنیں ہیں، حقیقی، علاتی اور اخیافی۔

(سوال): اگر کوئی محرم سے نکاح کر لے، تو ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): محرم سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، یہ نکاح باطل ہے۔

(سوال): علاتی خالہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَخَالَاتُكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری خالائیں (بھی تم پر حرام کر دی گئی ہیں)۔''

یہاں تمام خالائیں مراد ہیں، یعنی حقیقی، علاتی اور اخیافی۔

(سوال): بہن کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بہن کی نواسی سے نکاح جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔ لہٰذا بہن کی نواسی سے نکاح حرام ہے۔

(سوال): اخیافی بہن کی بیٹی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ یہ بھی بھانجی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اوراخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔

(سوال): بھانجی اور بھتیجی کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بھانجی اور بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔ یہ محرم رشتوں میں سے ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

بھانجیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔لہٰذا بھانجی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کردیا گیا ہے)۔''

بھتیجیوں کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔ لہٰذا جس طرح بھتیجی سے نکاح حرام ہے،اسی طرح بھتیجی کی بیٹی سے نکاح بھی حرام ہے۔

(سوال): اخیافی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ حرام رشتوں میں داخل ہے۔اس سے نکاح جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو(بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اوراخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں ہیں۔نیز بہنوں کی بیٹیوں کی اولادیں بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔لہٰذا اخیافی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی حقیقی نواسی سے نکاح کیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): نواسی سے نکاح حرام ہے۔ یہ نکاح منعقد نہیں ہوا، علم ہونے کے بعد اگر میاں بیوی والے تعلقات ترک نہ کریں، تو انہیں زنا کی حد میں رجم کیا جائے گا۔

(سوال): علاتی بھائی کی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ حرام رشتوں میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأَخِ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور بھائی کی بیٹیوں کو(بھی تم پرحرام کردیا گیا ہے)۔''

یہاں بھائی کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بھائیوں کی بیٹیاں مراد ہیں، نیز بیٹیوں کی اولاد بھی اس حکم میں شامل ہے۔لہٰذا جس طرح علاتی بھائی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے، اسی طرح علاتی بھائی کی نواسی سے نکاح بھی حرام ہے۔

(سوال): علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں، یہ محرم رشتہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء: ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اوراخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اوران کی اولادیں مراد ہیں۔لہٰذا علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): کیا چچازاد بہن یا چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): چچازاد بہن یا چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے۔ یہ حرام رشتوں میں سے نہیں ہے۔ یہ بھتیجی یا بھانجی نہیں ہے۔

(سوال): علاتی نواسی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): علاتی نواسی یعنی علاتی بہن کی بیٹی کی بیٹی سے نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾(النّساء: ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اوراخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اوران کی اولادیں ہیں۔لہٰذا علاتی بہن کی نواسی سے نکاح جائز نہیں۔

(سوال): نانا کی بیوہ، جو حقیقی نانی نہ ہو، بلکہ نانے کی دوسری بیوی ہو، سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس سے نکاح حرام ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء: ٢٢)

''جوعورتیں جوتمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

آباء سے مراد باپ کے ساتھ ساتھ والداور والدہ کے باپ داد بھی ہیں۔لہٰذا نانا کی بیوہ سے نکاح ناجائز وحرام ہے۔

(سوال): نواسے کی بیوہ سے نانا کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو(بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

حقیقی بیٹے کی بیوہ کی طرح بیٹی کے بیٹے کی بیوہ کا بھی یہی حکم ہے۔

(سوال): منکوحہ کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر منکوحہ سے خلوت اختیار نہیں کی اور طلاق دے دی یا منکوحہ فوت ہوگئی، تو منکوحہ کی لڑکی سے نکاح ہوسکتا ہے اور اگر منکوحہ سے خلوت اختیار کر لی، تو منکوحہ کی لڑکی سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٣)

''تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ

لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔''

(سوال): علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ایسا ہی ہے، جیسے حقیقی بہن کی اولاد سے نکاح کیا جائے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَبَنَاتُ الْأُخْتِ ......﴾ (النّساء: ٢٣)

''......اور بہنوں کی بیٹیوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں اُخت کا لفظ مطلق ہے، جو تمام بہنوں کو شامل ہے، لہٰذا بہنوں کی بیٹیوں سے مراد حقیقی، علاتی اور اخیافی تمام بہنوں کی بیٹیاں اور ان کی اولادیں ہیں۔

(سوال): ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو، آؤ۔'' کا کیا مفہوم ہے؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة: ٢٢٣)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں کو جیسے چاہو، آؤ۔''

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَتِ الْيَهُودُ : إِنَّمَا يَكُونُ الْحَوَلُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ خَلْفِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة: ٢٢٣) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَأْتِيهَا إِلَّا فِي الْمَأْتٰى .

''یہود کا خیال تھا کہ بیوی کی پچھلی جانب سے وطی کرنے سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا

ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳) مرد، عورت سے اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے جماع کر سکتا ہے، لیکن جماع ہوگا صرف اگلی شرمگاہ میں۔''

(صحيح ابن حبان : ٤١٩٧، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز دیکھیں (صحیح مسلم:۱۴۳۵)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ . ''اس سے مراد اگلی شرمگاہ ہی ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ نیز فرماتے ہیں:

يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ، قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا .

''مرد اپنی عورت سے کھڑے، بیٹھے اور ہر حالت میں جماع کر سکتا ہے، لیکن پچھلی شرمگاہ میں نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٢٨/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، إِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَاءَ كُمْ إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ، قَالَ : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ

لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) فَخَلَّى اللّٰهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ .

''یہودی مسلمانوں کوستانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، کہتے کہ اے اصحاب محمد! اللہ کی قسم! تمہارے لیے عورتوں سے جماع کی صرف ایک صورت جائز ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:٢٢٣)۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اور ان کی ضرورت کے درمیان آڑ ختم کر دی۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

یہودیوں کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پیچھے سے اس کا اگلا حصہ استعمال کرے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نظریے کے مطابق صحابہ کرام کو طعنے دیتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر یہودیوں کا ردّ کر دیا کہ جیسے چاہو اپنی بیویوں کے پاس آؤ، لیکن اس حصہ کو استعمال کرنا ہے، جس سے بچے کی ولادت ہوتی ہے۔

❁ اس آیت کی یہی تفسیر مرہ بن شراحبیل ہمدانی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٠/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِئْتِهَا مُضْطَجِعَةً، وَقَائِمَةً، وَمُنْحَرِفَةً، وَمُقْبِلَةً، وَمُدْبِرَةً كَيْفَ شِئْتَ إِذَا كَانَ فِي قُبُلِهَا .

''اپنی بیوی سے جیسے چاہے جماع کریں، لیٹی ہو، کھڑی ہو، ٹیڑھی ہو، منہ آپ کی طرف کیے ہوئے ہو یا پیٹھ، ہاں! جماع اس کی اگلی شرمگاہ میں کریں۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ائْتِ حَرْثَكَ كَيْفَ شِئْتَ مِنْ قُبُلِهَا، وَلَا تَأْتِيهَا فِي دُبُرِهَا : ﴿أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) قَالَ : كَيْفَ شِئْتُمْ.

''آپ اپنی کھیتی کو جیسے چاہیں، آیئے، اگلی شرمگاہ میں جماع کیجئے، پچھلی شرمگاہ میں جماع نہ کریں، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ سے مراد ہے کہ جیسے چاہو (اگلی شرمگاہ میں جماع کرو)۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَعْنِي تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِذٰلِكَ : نِسَاؤُكُمْ مُزْدَرَعُ أَوْلَادِكُمْ، فَأْتُوا مُزْدَرَعَكُمْ كَيْفَ شِئْتُمْ، وَأَيْنَ شِئْتُمْ.

''اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ عورتیں تمہارے بچوں (کی پیدا ہونے) کی کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں (اگلی شرمگاہ میں) کو جیسے چاہو، جہاں چاہو جماع کرو۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٥/٣)

❁ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الْحَرْثُ فَهِيَ مَزْرَعَةٌ يَحْرُثُ فِيهَا.

''کھیتی سے مراد اس کی بیج بونے کی جگہ ہے، جس میں وہ کھیتی کرتا ہے۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٥/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾(البقرة : ٢٢٢)

''جب عورتیں (حیض سے) پاک ہو جائیں تو ان سے اس طرح جماع کرو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

اس آیت کریمہ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اور اس فعلِ بد کی بیس کے قریب قباحتیں بیان کرتے ہوئے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ آیت دو طرح عورتوں سے وطی کی حرمت بیان کرتی ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی کھیتی میں جماع کو جائز قرار دیا ہے اور کھیتی بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے، نہ کہ گندگی والی جگہ، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرة:۲۲۲) (جہاں سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے) سے مراد یہی کھیتی والی جگہ ہی ہے، نیز فرمایا: ﴿فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ (البقرة:۲۲۳) (تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو، آؤ)، اس آیت سے عورت کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کی دلیل بھی نکلتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جہاں سے چاہو، جماع کرو، یعنی آگے سے یا پیچھے سے۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھیتی سے مراد اگلی شرمگاہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر لاحق ہونے والی گندگی (حیض) کی وجہ سے اگلی شرمگاہ میں جماع کو حرام قرار دیا ہے تو اس سوراخ کے بارے میں کیا خیال ہے، جو مستقل طور پر گندگی کی جگہ ہے، ساتھ ساتھ اس میں جماع کے اور بھی مفاسد ہیں، ان میں ایک انقطاعِ نسل ہے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا بچوں کی پشتوں میں

جماع (لواطت) کا بڑا سبب ہے۔اسی طرح جماع میں عورت کا بھی مرد پر حق ہوتا ہے، جو کہ دبر میں جماع کرنے سے ادا نہیں ہوتا، عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور اس کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔اسی طرح دبر اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئی، بلکہ اس کے لیے فرج بنائی گئی ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ کر دبر کی طرف جانے والے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شریعت سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ یہ مرد کے لیے بھی نقصان دہ ہے، اسی لیے عقل مند اطباء اور فلاسفہ وغیرہم اس سے منع کرتے ہیں، کیونکہ فرج میں بہنے والے پانی کو جذب کرنے اور مرد کو راحت دینے کی صلاحیت ہوتی ہے، جبکہ دبر میں جماع کرنا پانی کو جذب کرنے پر مدد نہیں دیتا اور طبعی امر کی مخالفت کی وجہ سے پانی مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا۔ یہ ایک اور طرح سے بھی نقصان دہ ہے کہ اس میں خلاف طبع حرکات کرنا پڑتی ہیں، جو کہ تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔اسی طرح دبر گندگی اور نجاست کی جگہ ہوتی ہے، اس کی طرف آدمی متوجہ ہوتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔اسی طرح یہ عورت کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ طبع کے بہت خلاف اور منافرت والا کام ہے۔اسی طرح یہ کام غم ودکھ اور فاعل ومفعول سے نفرت کا باعث بنتا ہے۔ یہ کام چہرے کو سیاہ کرتا ہے، سینے میں اندھیرا اور دل کا نور ختم کرتا ہے۔اس سے چہرے پر سراسیمگی چھا جاتی ہے اور وہ واضح نشانی بن جاتی ہے، جسے ادنیٰ سی فراست والا شخص بھی پہچان سکتا ہے۔ اسی طرح یہ کام ضروری طور پر فاعل ومفعول کے درمیان نفرت ،سخت عداوت اور قطع تعلقی کا سبب بنتا ہے۔اسی طرح یہ فاعل اور مفعول کی

حالت اتنی خراب کر دیتا ہے کہ اس کی اصلاح ممکن نہیں رہتی ، الا یہ کہ سچی توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہوجائے ۔ یہ فعل فاعل ومفعول دونوں سے خوبصورتی کو ختم کر دیتا ہے اور انہیں بدصورت بنا دیتا ہے، جیسا کہ ان کی باہم محبت نفرت وعداوت میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کام نعمتوں کے چھن جانے اور مصیبتوں کے چھا جانے کا بڑا سبب ہے ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کی ناراضی، اس کے اعراض اور بنظر رحمت نہ دیکھنے کا سبب بنتا ہے ۔اس کے بعد ایسا شخص کس خیر کی امید کرے گا اور کس شر سے محفوظ ہو سکے گا، جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، وہ اس سے اعراض کر لے اور اس کو بنظر رحمت نہ دیکھے، اس کی زندگی کیسی ہوگی؟ اسی طرح یہ کرتوت حیا کو مکمل طور پر خاتمہ کر دیتا ہے اور حیا ہی دلوں کی حیات ہے، جب دل اسے گم کر بیٹھے تو غلط کو درست اور درست کو غلط سمجھنے لگتا ہے، اس وقت خرابی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کام طبیعتوں کو اس طریقے سے پھیر دیتا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کی ہے ۔ یہ الٹی طبع ہے طبع الٹ جائے تو دل اور طور طریقہ بھی الٹ جاتا ہے۔تب وہ برے اعمال وحالات کو اچھا خیال کرتا ہے اور اس کی حالت، عمل اور کلام بلا اختیار خراب ہوجاتی ہے ۔فعل بد ایسی بے غیرتی اور جرأت پیدا کرتا ہے، جو کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی ۔ نیز اس سے وہ رسوائی ، ذلت اور حقارت پیدا ہوتی ہے، جو کسی اور کام سے نہیں ہوتی ۔ یہ بندے کو غصے اور کینے کا لباس پہنا دیتی ہے اور لوگ اس کو ذلیل وحقیر سمجھنے لگتے ہیں ۔ یہ مشاہدات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس نبی پر درود وسلام کرے ،

جس کی اتباع و پیروی میں دنیاوآخرت کی سعادت ہے اور جس کی مخالفت
ونافرمانی میں دنیاوآخرت کی بربادی ہے۔'' (زاد المَعاد : ٤/٢٥٧)

❁ اس کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تُؤْتٰی مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ .

''اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے اگلی شرمگاہ میں ہی جماع کیا جائے گا۔''

(السّنن الکبرٰی للبیهقي : ٧/١٩٧، وسندهٗ صحیحٌ)

سوال: ایک شخص نے اجنبی لڑکی کا پستان دبایا، زنا نہیں کیا، کیا اس لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرسکتا ہے؟

جواب: نکاح ہوسکتا ہے۔کوئی وجہ حرمت نہیں۔

سوال: شہوت کے ساتھ ساس کا بوسہ لیا، تو بیوی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: گناہ کبیرہ ہے، البتہ بیوی سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا۔

سوال: اگر سالی سے زنا کیا، کیا بیوی شوہر پر حرام ہوئی یا نہیں؟

جواب: سالی سے زنا کرنے سے بیوی شوہر پر حرام نہیں ہوئی۔زانی پر حد زنا ہے۔

سوال: بہو کو شہوت سے چھوا، کیا حکم ہے؟

جواب: فعل حرام ہے، مگر بیٹے اور بہو کے نکاح میں کچھ خلل نہ آئے گا۔

سوال: ساس سے زنا کیا، کیا حکم ہے؟

جواب: فعل حرام ہے، مگر بیوی کے عقد میں کچھ حرج واقع نہ ہوا۔زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ضابطہ یہ ہے کہ حرام کام سے حلال کام حرام نہیں ہوتا۔

سوال: صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): صلبی لڑکے کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ یہ محرمات ابدیہ میں سے ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): جوان داماد اور ساس دونوں ایک چادر میں سوئے، تو کیا حرمت ثابت ہوگی؟

(جواب): جوان مرد و عورت خواہ محرم ہوں، کا ایک چادر میں سونا جائز نہیں۔ البتہ اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔

(سوال): بیوی سمجھ کر بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھوا، کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر جان بوجھ کر بھی چھوا، تو گناہ کبیرہ تو ہے، مگر بیوی سے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔

(سوال): باپ کی منکوحہ سے طلاق کے بعد نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ہرگز جائز نہیں۔ یہ محرمات ابدیہ میں شامل ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٢)

''جو عورتیں جو تمہارے آباء کی منکوحہ رہ چکی ہوں، ان سے تم نکاح نہ کرو۔''

(سوال): غیر مدخولہ مطلقہ کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو، محض نکاح سے ہی بیوی کی ماں ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ۲۳)

''......اور تمہاری بیویوں کی ماؤوں کو(بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بیویوں کو مطلق ذکر کیا گیا ہے، دخول یا عدم دخول کی قید نہیں، لہٰذا اس حرمت میں ہر ساس داخل ہے، خواہ اس کی بیٹی سے خلوت صحیحہ ہوئی یا نہ ہوئی۔

(سوال): لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر؟

(جواب): لڑکے کی منکوحہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

(سوال): جس عورت کو شہوت سے چھوا، اس کی پوتی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): فعل بد کیا، مگر اس کی پوتی سے نکاح جائز ہے، شہوت سے چھونے یا زنا سے حرمت مصاہرت (سسرالی رشتہ) ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): بیٹے کی بیوی سے زنا کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): زانی کے لیے رجم ہے، مگر زنا سے کسی کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ حرمت مصاہرت ثابت ہونے کے لیے نکاح صحیح کا ہونا ضروری ہے۔

(سوال): بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ربیبہ سے صحبت کی کوشش کرنا فعل حرام ہے، مگر اس سے بیوی کے نکاح پر کچھ حرج واقع نہیں ہوتا۔

(سوال): منگیتر کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): منگیتر کی ماں ابھی ساس نہیں بنی، لہٰذا اس سے نکاح جائز ہے۔ حرمت کے لیے اس کی بیٹی سے نکاح شرط ہے۔

(سوال): نابالغ لڑکی سے ایجاب وقبول ہوا، بلوغت سے پہلے ہی مر گئی، کیا اس کی

ماں سے نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): لڑکی کی ماں سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ ساس بن چکی ہے اور ساس سے نکاح کبھی بھی جائز نہیں، خواہ لڑکی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔

(سوال): مطلقہ غیر مدخولہ کی ماں سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ نکاح کے بعد ساس ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، خواہ لڑکی سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ......﴾ (النّساء : ٢٣)

''......اور تمہاری بیویوں کی ماؤوں کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

یہاں بیویوں کو مطلق ذکر کیا گیا ہے، دخول یا عدم دخول کی قید نہیں۔

(سوال): بوسہ لیا اور انزال نہ ہو، تو کیا حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): حرمت مصاہرت نکاح صحیح سے ثابت ہوتی ہے، زنا یا شہوت کے ساتھ چھونے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): چچی کا بوسہ لیا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے؟

(جواب): چچی کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ زنا یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): جس عورت سے زنا کیا، کیا اس کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے؟

(جواب): زانیہ کی وہی لڑکی زانی پر حرام ہے، جو اس کے نطفہ سے ہو۔

(سوال): لڑکا کہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں سے زنا کیا ہے، کیا باپ کے نکاح پر

کوئی اثر پڑتا ہے؟

(جواب): نکاح پر کچھ اثر نہیں پڑتا، البتہ زنا ثابت ہونے پر اس کی سزا قتل ہے۔

(سوال): ساس نے شہوت کے ساتھ داماد کو چھوا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): فعل بد کیا، مگر داماد اور بیٹی کے نکاح میں کچھ حرج واقع نہیں ہوا، کیونکہ حرام کام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

(سوال): بیوی فوت ہوگئی، تو اس کی بیٹی جو پہلے شوہر سے ہے، سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(جواب): اگر بیوی مدخولہ تھی، تو اس کی پہلی اولاد سے نکاح جائز نہیں۔ یہ ربیبہ ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾(النّساء : ٢٣)

''تمہاری پرورش میں موجود وہ لڑکیاں (بھی تم پر حرام ہیں)، جو تمہاری ان بیویوں (کی سابقہ شوہروں) سے ہیں، جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ اگر تم نے ان سے دخول نہیں کیا، تو تم پر کوئی حرج نہیں (کہ تم اپنی بیویوں کی سابقہ لڑکیوں سے نکاح کرلو)۔''

(سوال): بیٹے کی بیوہ سے نکاح کرلیا اور اس سے اولاد ہوئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ اولاد ناجائز ہے۔ بیوہ اور بیٹے کے باپ میں جدائی کرائی جائے، کیونکہ سسر اور بہو کا کبھی نکاح نہیں ہوسکتا، یہ محرمات ابدیہ میں سے ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ ......﴾(النّساء : ٢٣)

''......اور تمہارے بیٹوں کی منکوحات کو (بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

(سوال): نامرد لڑکے کی مطلقہ سے باپ کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر لڑکے نے کسی عورت سے نکاح لیا، تو اس کے باپ پر وہ عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی، خواہ لڑکے نے اس عورت سے خلوت اختیار کی ہو یا نہ کی ہو۔ سسر کا اپنی بہو سے نکاح حرام قطعی ہے۔

(سوال): جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا، کیا وہ عورت باپ کے لیے حرام ہے؟

(جواب): وہ عورت باپ کے لیے حرام نہیں۔ حرمت کے لیے نکاح صحیح شرط ہے۔ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک عورت باپ کی منکوحہ تھی، مرتد ہوگئی، کیا ارتداد کے بعد بیٹے کے نکاح میں آسکتی ہے؟

(جواب): ارتداد سے نکاح ختم ہو گیا، مگر حرمت ختم نہیں ہوئی۔ مسلمان ہونے کے بعد وہ سابقہ شوہر کے بیٹے کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

(سوال): عورت نے جس نابالغ سے زنا کروایا، کیا اس سے عورت کی لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): نکاح ہوسکتا ہے، زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک نابالغ لڑکی سے زنا کیا تھا، کیا اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے؟

(جواب): زانیہ کی بیٹی سے نکاح ہوسکتا ہے، زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(سوال): بہو کہے کہ سسر نے میرے ساتھ کئی بار زنا کیا، سسر انکار کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بہو جب تک چار عینی گواہ پیش نہ کرے، زنا کی تہمت نہیں لگا سکتی، البتہ اگر زنا ثابت بھی ہو جائے، تو بہو اور بیٹے کے نکاح میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا۔